ذِکرُ اللہ

کی عادت کیسے بنائیں؟

15-April-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

15 اپریل، 2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

ذِکرُ اللہ کی عادت کیسے بنائیں؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...باعظمت روزہ دار کون؟
- ...کثرتِ ذِکر کا قرآنی حکم
- ...غافِل پر شیطان مقرر کر دیا جاتا ہے
- ...ذِکرُ اللہ کی کثرت سُنّتِ مصطفےٰ ہے
- ...ذِکرُ اللہ کی عادَت کیسے بنائیں؟

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

دُرودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: جس نے یہ کہا: جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ تو 70 فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (1)

مومنو! پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود | ہے فرشتوں کا وظیفہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت اَفْضَل تَرین عَمَل ہے۔ (3)

اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادَت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدب بیٹھوں گا ❁ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 … معجم اوسط، جلد: 1، صفحہ: 82، حدیث: 235۔
2 … قبالۂ بخشش، صفحہ: 164۔
3 … جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

باعظمت روزہ دار کون؟

حضرت سہل بن مُعَاذ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اپنے والد صاحب سے روایت کرتے ہیں: ایک مرتبہ محفلِ نُور سجی تھی، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی حاضِر تھے، ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جہاد کرنے والوں میں زیادہ عظمت والا کون ہے؟ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَکْثَرُھُمْ لِلّٰہِ ذِکْراً یعنی جو اللہ پاک کا کثرت سے ذِکر کرتا ہے، وہ زیادہ عظمت والا ہے۔ صحابیٔ رسول رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے دوسرا سوال کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! روزہ داروں میں زیادہ عظمت والا کون ہے؟ (مثلاً 100 افراد ہیں اور 100 کے 100 نے ہی روزہ رکھا ہوا ہے، ان میں سے زیادہ عظمت والا کون ہے؟) پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَکْثَرُھُمْ لِلّٰہِ ذِکْراً یعنی جو اللہ پاک کا ذِکر کثرت سے کرنے والا ہے، وہ زیادہ عظمت والا ہے۔

(اَللّٰہُ اَکْبَر! بُھوک سب برداشت کر رہے ہیں، پیاس سب برداشت کر رہے ہیں، حالتِ روزہ میں سب ہی ہیں، اس کے باوُجود جو روزہ دار اللہ کا ذکر کثرت سے کر رہا ہے، وہ زیادہ عظمت والا ہے)

حضرت سہل بن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ یُونہی سوال کرتے گئے، مثلاً یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! نمازیوں میں زیادہ عظمت والا کون ہے؟ زکوٰۃ دینے والوں میں زیادہ عظمت والا کون ہے؟ یُوں ایک ایک عبادت کے متعلق سوال کرتے گئے، اور پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ان سب سوالوں کا ایک ہی جواب ارشاد فرماتے رہے: اَکْثَرُھُمْ لِلّٰہِ ذِکْراً، اَکْثَرُھُمْ لِلّٰہِ ذِکْراً یعنی جو اللہ پاک کا ذِکر کثرت سے کرتا ہے، وہ

زیادہ عظمت والا ہے، جو اللہ پاک کا ذِکر کثرت سے کرتا ہے، وہ زیادہ عظمت والا ہے۔

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ حاضِر تھے، انہوں نے حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کو مخاطب کر کے کہا: اے عمر! یوں تو ذِکْرُ اللہ کرنے والے ساری بھلائیاں ہی لے گئے...! پیارے آقا، امامُ الانبیا، معراج کے دولہا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اَجَل ہاں! (یعنی اے ابو بکر! بات ایسے ہی ہے، جو ذِکْرُ اللہ کی کثرت کرتا ہے، وہ ساری بھلائیاں ہی سمیٹ لیتا ہے)۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! ماہِ رمضان المبارک ہے، نیکیوں کا موسمِ بہار ہے، اس مہینے میں نفل کا ثواب فرضوں کے برابر اور فرضوں کا ثواب 70 گُنَا بڑھا دیا جاتا ہے اور ہم نے حدیثِ پاک بھی سُنی کہ روزہ داروں میں زیادہ عظمت والا کون ہے؟ وہ جو اللہ پاک کا ذِکر کثرت سے کرتا ہے، غور فرمایئے! اگر ہم روزہ بھی رکھیں اور اس کے ساتھ ساتھ ذِکْرُ اللہ کی کثرت بھی کرتے رہیں تو کتنی نیکیاں کمانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

کثرتِ ذِکر نہ کرنے کے بعض اسباب

مگر آہ! غفلت...! دِل میں سوز نہیں ✿ نیکیوں کی حِرص نہ ہونے کے برابر ہے ✿ فِکرِ آخرت کی کمی ہے ✿ فُضُولیات میں مصروف رہنے کی عادَت ہے ✿ دُنیا کی محبت گویا دِل میں گھر کر چکی ہے ✿ ہر وقت بس دُنیوی سوچوں ہی میں مَصْرُوف رہتے ہیں ✿ فضول باتیں سُننے اور بولتے چلے جانے کی تو ایسی لَت پڑی ہے کہ بَس اللہ پاک کی پناہ! *غیبت *چغلی *جھوٹ نہ جانے کیسے کیسے گُناہ یہ زبان ہم سے کرواتی ہی رہتی ہے، پھر رہی

---

(1)... معجم کبیر، جلد:8، صفحہ:481، حدیث:16812۔

سہی کَسَر سوشَل میڈیا نے نکال دی، کبھی تنہائی میں بیٹھنے کا موقع مِل ہی جائے تو جھٹ سے موبائل ہاتھ میں اور فیس بُک، یوٹیوب وغیرہ وغیرہ میں مگن ہو جاتے ہیں۔

کاش! ہم نیکیوں کے حریص بن جائیں۔ رمضان المبارک کا بابرکت مہینا ہے، خُوب خُوب روزے بھی رکھیں اور باعظمت روزہ دار بننے کے لئے ذِکرُ اللہ کی کثرت بھی کریں۔

میری زَبان تر رہے ذِکر و دُرُود سے | بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضُول[1]

کثرتِ ذِکر کا قرآنی حکم

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًاۙ(۴۱) (پارہ:22، سورۂ احزاب:41)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو۔

رسولِ اَکرم، نورِ مُجسّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اللہ کا ذِکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔[2]

ایک انمول نصیحت

ایک مرتبہ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ حاضِر ہوئے اور عرض کیا: اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَیَّ یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! بے شک اسلام کے احکام مجھ پر زیادہ ہو گئے، کوئی ایسا عمل ارشاد فرما دیجیے! جسے میں مضبوط تھام لوں۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:

1...وسائل بخشش، صفحہ:۔

2...مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، جلد:5، صفحہ:189، حدیث:11971۔

لَایَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یعنی تمہاری زبان ہمیشہ اللہ پاک کے ذِکْر سے تَر رہے۔ (1)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: غالباً سائل (یعنی سوال پوچھنے والے صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ) کا سوال نوافِل کے متعلق تھا(کہ یارَسُوْلَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! نفل عبادات بہت ساری ہیں،ان میں سے کوئی ایک عبادت بتا دیجئے جسے میں مضبوط تھام لوں)، اس پر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ جواب دیا، مقصد یہ ہے کہ ہر وقت زبان پر کوئی ذِکرُ اللہ جاری رہے۔ اللہ پاک ایسی زِندگی نصیب کرے۔ (2) آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

حضرت مُعَاذ رَضِیَ اللہُ عنہ کے لئے آخری نصیحت

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بہت پیارے صحابی ہیں: حضرت مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عنہ۔ آپ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں میری آپ سے جو آخری ملاقات ہوئی، اس وقت میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کون سا عَمَل سب سے بہتر اور اللہ پاک کا زیادہ قُرب دِلانے والا ہے؟ اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یعنی اے معاذ! تمہیں موت اس حال میں آئے کہ تمہاری زبان ذِکْرُ اللہ سے

1...ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الذکر، صفحہ:608، حدیث:3793۔
2...مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:321۔

تر ہو۔[1]

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مقصد یہ ہے کہ ہر وقت زبان پر کوئی ذکر اللہ جاری رہے، نہ معلوم موت کب آجائے، جب بھی ملک الموت عَلَیْہِ السَّلام تمہاری جان نکالنے آئیں تو تمہیں غافِل نہ پائیں، اللہ پاک ایسی زندگی نصیب کرے۔[2]

ذِکرُ اللہ کی مختلف صُورتیں

اے عاشقانِ رسول! ذِکرُ اللہ کی بہت صُورتیں ہیں ❁ مثلاً قرآن کریم کی تلاوت کرنا بھی ذکر ہے ❁ اللہ پاک کے پیارے پیارے پاکیزہ نام زبان سے ادا کرنا ❁ اللہ اللہ کہتے رہنا ❁ یَارَحْمٰنُ، یَارَحْمٰنُ کی تسبیح کرنا ❁ یاغفّارُ، یاغفّارُ، یَاسَمِیْعُ، یَاسَمِیْعُ کہتے رہنا، یہ سب اللہ پاک کا ذکر ہے ❁ یونہی اللہ پاک کی نعمتوں میں غور و فکر کرنا بھی ذکر ہے ❁ اللہ پاک نے دُنیا بنائی ❁ اس دُنیا کے عجائبات کو دیکھنا ❁ اس کے ذریعے اللہ پاک کی شان و عظمت اور قُدرت کے متعلق غور کرنا، یہ آنکھوں کا ذکر ہے ❁ ذِکرُ اللہ سننا کانوں کا ذکر ہے ❁ دل سے اللہ پاک کی یاد میں مصروف رہنا دِل کا ذکر ہے ❁ نعتِ مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پڑھنا، سُننا بھی ذکر ہے ❁ اللہ پاک کے محبوب بندوں کی باتیں کرنا ❁ ان کا ذِکرِ خیر سُننا ❁ ان کی سیرت پڑھنا یہ بھی ذکر ہے ❁ بلکہ علماء تو فرماتے ہیں: عبرت کے لیے اللہ پاک کے دشمنوں کے اَحوال پڑھنا سننا بھی ذکر میں شامل ہے۔ حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **ذِکرُاللہ** بالواسطہ بھی ہوتا ہے اور بِلاواسطہ بھی، اللہ پاک

1 ...شعب الایمان، جلد:1، صفحہ:393، حدیث:516۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:321۔

کی ذات و صِفات کا تذکرہ یا انہیں سوچنا بِلاواسطہ ذِکْرُ اللہ ہے، اس کے مَحْبُوبوں کا مَحبَّت سے چرچا کرنا، اس کے دُشمنوں کا بُرائی سے ذِکْر کرنا، سب بِالواسطہ اللہ کا ذِکْر ہیں، دیکھو! سارا قرآن ذِکْرُ اللہ ہے مگر اس میں کہیں تو خدا کی ذات و صفات مذکور ہیں، کہیں حُضُورِ انور صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اَوْصاف و مَحامِد، کہیں کفّار کے تذکرے۔[1] اور قرآنِ کریم کی تِلاوت بہترین ذِکْر ہے، معلوم ہوا؛ یہ سب باتیں ذِکْر میں شامِل ہیں۔

ذِکْر کسے کہتے ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! یہ سب ذکر کی مختلف صورتیں ہیں لیکن حقیقت میں ذکر رَفْعِ غفلت کا نام ہے یعنی دل سے غفلت کا پردہ ہٹ جانے کی جو کیفیت ہے، اس کیفیت کو ذِکْر کہتے ہیں۔ امام واسطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سوال ہوا: ذِکْر کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: اَلْخُرُوْجُ مِنْ مَّیْدَانِ الْغَفْلَۃِ یعنی غفلت کے میدان سے نکل جانے کا نام ذِکْر ہے۔[2] مثال کے طور پر ایک شخص کسی گناہ میں مصروف ہے (مثلاً فلمیں ڈرامے دیکھ رہا ہے)، اچانک اس کے دل میں خیال آتا ہے کہ عنقریب میں نے مَرنا بھی ہے، اپنے مالِکِ کریم، رَبُّ العٰلمین کی بارگاہ میں حاضِر بھی ہونا ہے، اس خیال سے وہ گُناہ چھوڑ دیتا ہے۔ یہ ہے غفلت کے میدان سے نکل جانا، اسی حالت و کیفیت کو ذِکْر کہا جاتا ہے۔

بِلّی نے سچ کہا

شیخ ابو الحسن نُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے نیک بندے اور ولیِ کامِل تھے، دُور دُور تک

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:304 ملتقطاً۔

2 ...رسالہ قشیریہ، صفحہ:257۔

آپ کی وِلایت کے چرچے تھے، لوگ برکت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضِر ہوتے اور فیض پایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ 2 دَرْوَیش آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملاقات کے لئے نکلے، ان میں سے ایک درویش جانوروں کی زبان سمجھتا تھا، جب یہ دونوں شیخ ابوالحسن نُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہر میں پہنچے تو دیکھا: 2 بلیاں آپس میں باتیں کر رہی ہیں۔ دَرْوَیش نے بلیوں کی بات سُنی اور غمگین ہو کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا۔ دوسرے درویش نے معاملہ پوچھا تو کہا: ایک بِلّی دوسری سے کہہ رہی تھی: شیخ ابوالحسن نُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ وفات پا گئے ہیں۔ دونوں کو دُکھ ہوا، خیر! اتنی دُور سے آئے تھے، سوچا اب جنازے میں شرکت ہی کر لیں گے، چنانچہ یہ دونوں شیخ ابوالحسن نُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر پہنچے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ شیخ ابوالحسن نُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خود ان کے استقبال کے لئے تشریف لا رہے ہیں، دونوں بڑے حیران ہوئے کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ بلیوں نے ان کی وفات کی خبر دی تھی، یہ تو زِندہ سلامت ہیں۔ شیخ ابوالحسن نُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان کی حیرانی دیکھی تو پوچھا: کیا بات ہے؟ آپ حیران کیوں ہو رہے ہیں؟ دَرْوَیش نے بلیوں کی گفتگو کے متعلق بتایا۔ شیخ ابوالحسن رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بلیوں نے سچ کہا ہے۔ میں لمحہ بھر کے لئے ذِکْرُ اللہ سے غافِل ہو گیا تھا، بس اُسی وقت زمین و آسمان میں یہ اِعلان کر دیا گیا کہ اَبُوالحسن وفات پا گئے، جنّوں اور انسانوں کے سِوا تمام مخلوق نے یہ آواز سُنی۔ پھر فرمایا: مجھ پر غفلت کی کیفیت لمحہ بھر کے لئے تھی، الحمدللہ! مجھے دوبارہ ذِکْر کی نعمت نصیب ہو گئی۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے ذِکْر اور یہ ہے غفلت...!! ذِکْر کرنے والا حقیقت میں

---

(1) ...مقاصد السالکین، صفحہ: 187و188بتغیر قلیل۔

زِندہ ہے جبکہ غافِل ایسے ہے جیسے مُردَہ۔

غافِل پر شیطان مقرر کر دیا جاتا ہے

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ﴿۳۶﴾ (پارہ:25، سورۂ زخرف:36)	ترجمۂ کنزُالعرفان: اور جو رحمٰن کے ذکر سے منہ پھیرے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی رہتا ہے۔

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: شیطان کی سُونڈ آدمی کے دِل پر ہے، جب بندہ اللہ پاک کا ذکر کرتا ہے تو وہ سُونڈ ہٹا لیتا ہے اور جب آدمی ذِکْرُ اللہ سے غافل ہوتا ہے تو شیطان اس کے دل کو لقمہ بنالیتا (یعنی وسوسے ڈالنے لگتا) ہے۔ (1)

سَروں پر کالے کوّے بیٹھے تھے

منقول ہے، ایک مسلمان جِنّ حضرت امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کا دوست تھا، ایک دِن یہ دونوں مسجد میں بیٹھے تھے اَور لوگ بھی موجود تھے، مسلمان جِنّ نے کہا: آپ کو کچھ نظر آرہا ہے؟ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہاں! یہ لوگ بیٹھے ہیں، مجھے نظر آرہے ہیں۔ جِنّ نے کہا: اس کے عِلاوہ کچھ نظر نہیں آرہا؟ فرمایا: نہیں۔ اب مسلمان جِنّ نے آپ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا، پھر ہٹا لیا اور کہا: اب دیکھئے! امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کی طرف نگاہ اُٹھائی تو کیا دیکھتے ہیں کہ لوگوں کے سَروں پر کالے کوّے بیٹھے ہیں، ان کوّوں کے بال لمبے لمبے ہیں اور یہ بال کسی کے چہرے کو ڈھانپے ہوئے ہیں، کسی کی

---

(1)... مسند ابی یعلیٰ، جلد:3، صفحہ:376، حدیث:4301۔

آنکھوں تک ہیں، کسی کی پیشانی تک ہیں۔ امام قشیری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے یہ عجیب منظر دیکھ کر حیرت سے پوچھا: یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ کے دوست جِنّ نے یہی آیت پڑھی:

وَ مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ﴿۳۶﴾ (پارہ:25، سورۂ زخرف:36)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور جو رحمٰن کے ذکر سے منہ پھیرے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی رہتا ہے۔

اور کہا: یہ وُہی شیطان ہیں جو ان پر مسلط کر دیئے گئے ہیں۔ ان میں جو غافِل ہوتا ہے، اس کے سَر پر شیطان کوّے کی شکل میں بیٹھ جاتا ہے، جب وہ ذِکر کرنے لگتا ہے تو شیطان دُور ہٹ جاتا ہے۔[1]

ذکرودرود ہر گھڑی وردِزباں رہے | میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

اللہ پاک ہمیں غفلت سے نجات نصیب فرمائے۔ کاش! ہم ہر لمحہ ذِکر و فِکر میں مَصرُوف رہنے والے بن جائیں۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

ذِکرُ اللہ کے فَضَائِل

حضرت مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز ہم رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سَفَر پر تھے، اس دوران بعض گھوڑوں پر سُوار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آگے گزر گئے، بعض پیچھے رہ گئے، اس پر اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یَامُعَاذُ! اَیْنَ السَّابِقُوْنَ اے مُعاذ! آگے گزرنے والے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بعض آگے چلے گئے ہیں، بعض پیچھے آرہے ہیں۔

1 ...سبع سنابل، صفحہ:253۔

اس پر رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یَا مُعَاذُ! اِنَّ السَّابِقِیْنَ الَّذِیْنَ یَسْتَهْتَرُوْنَ بِذِکْرِ اللہِ یعنی اے مُعاذ! (حقیقت میں) آگے گزر جانے والے تو وہ ہیں جو ذِکْرُ اللہ کا بہت شوق رکھتے ہیں۔ (1)

عرش کے نُور میں لپٹا ہوا شخص

مِعْراج شریف کی حدیثوں میں ہے، اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مِعْراج کی رات میں نے عرش کے نُور میں لپٹا ہوا ایک شخص دیکھا، میں نے پوچھا: مَنْ هٰذَا؟ اَمَلَكٌ؟ یہ کون ہے؟ کوئی فرشتہ ہے؟ کہا گیا: نہیں۔ میں نے کہا: اَنَبِیٌّ؟ کیا کوئی نبی ہے؟ کہا گیا: نہیں۔ میں نے پوچھا: مَنْ هُوَ؟ پھر یہ کون ہے؟ جواب ملا (جس کا خلاصہ ہے کہ) یہ وہ شخص ہے جس کی تین صِفَات ہیں: (1): اس کی زبان ہمیشہ ذِکْرُ اللہ سے تَر رہتی تھی (2): اس کا دِل مسجد ہی کی طرف لگا رہتا تھا (3): اور اس کی وجہ سے کبھی اس کے والدین کو بُرا بھلا نہیں کہا گیا۔ (2)

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! ذِکْرُ اللہ کی کثرت، مسجد میں دِل لگائے رکھنا اور والدین کی بے عزّتی کا سبب نہ بننا، یہ تینوں صِفَات کیسی اعلیٰ اور پسندیدہ ہیں کہ ان صِفَات والے شخص کو اللہ پاک نے بلند مقام عطا فرمایا اور وہ عرشِ اِلٰہی کے نُور میں لپٹا ہوا دیکھا گیا۔ اللہ پاک ہمیں بھی یہ تینوں صِفَات اپنانے کی توفیق نصیب فرمائے۔

1 ...جَامِعُ العُلُوْم والحِكَم، صفحہ: 451۔
2 ...جَامِعُ العُلُوْم والحِكَم، صفحہ: 453۔

جنّت میں باغات لگوانے کا طریقہ

حضرت ابو سلیمان دارانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جنّت میں خالی زمین ہے۔ جب بندہ ذِکرُ اللہ کرتا ہے تو فرشتے اس جنّتی زمین میں اس کے لئے باغات لگانا شروع کر دیتے ہیں، بندہ جب تک ذِکر کرتا رہتا ہے، فرشتے باغات لگاتے رہتے ہیں، جب بندہ رُک جاتا ہے تو فرشتے بھی رُک جاتے ہیں۔ (1)

اللہ اپنے ذاکِر کا ذِکر فرماتا ہے

پارہ:2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت:152 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ۠ ﴿۱۵۲﴾ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:152)

ترجمہ کنزالایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچہ کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

تفسیر نعیمی میں ہے: اس آیتِ کریمہ کا خُلاصہ یہ ہے ❀ کہ اے لوگو! میرا ذِکر کرو! اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ عالَم میں تمہارا چرچا ہو گا ❀ تم مجھے اطاعَت سے یاد کرو! میں تمہیں رحمت سے یاد کروں گا ❀ تم مجھے دُعا سے یاد کرو! میں تمہیں عطا سے یاد کروں گا ❀ تم مجھے حمد و ثنا سے یاد کرو! میں تمہیں نعمت سے یاد کروں گا ❀ تم مجھے دُنیا میں یاد کرو! میں تمہیں آخرت میں یاد فرماؤں گا ❀ تم مجھے راحت و آرام میں یاد کرو! میں تمہیں مصیبت و بلا میں یاد فرماؤں گا ❀ تم مجھے مجاہدہ (یعنی نیکیوں میں کوشش) سے یاد کرو! میں تمہیں ہدایت سے یاد کروں گا ❀ اے لوگو! تم کہو: یَا رَبِّی (اے میرے رَبّ)، میں کہوں گا: عَبۡدِی (اے میرے بندے) ❀ تم کہو: میں گنہگار ہوں، میں کہوں گا: میں غَفّار (یعنی بہت بخشنے والا)

---

1 ...رسالہ قشیریہ، صفحہ:259۔

ہوں۔[1] حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: بندہ میرا ذِکر کرتا ہے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ دِل میں مجھے یاد کرے، میں اسے اکیلا ہی یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجمع میں مجھے یاد کرے میں اس سے بہتر مجمع میں (یعنی فرشتوں کے سامنے) یاد کرتا ہوں۔[2]

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! ذِکرُ اللہ کیسی عظیم عِبادت ہے کہ جو اللہ پاک کا ذِکر کرتا ہے، اللہ پاک اپنی شایانِ شان اُس کا ذِکر فرماتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں کثرت سے ذِکرُ اللہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

قُرْبِ اِلٰہی دِلانے والا عمل

امام قُشَیْرِی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: میرے اُستاد صاحب نے فرمایا: لَا یَصِلُ اَحَدٌ اِلَی اللّٰہِ اِلَّا بِدَوَامِ الذِّکْرِ یعنی بندہ اللہ پاک تک صِرف اور صِرف ذِکرُ اللہ پر ہمیشگی اختیار کرنے سے ہی پہنچ سکتا ہے۔[3]

مانندِ شمع تیری طرف لو لگی رہے
دے لطف میری جان کو سوز و گداز کا[4]

غلام کو بادشاہ بنانے والا عَمَل

مشہور صُوفی بزرگ حضرت مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

گَر تُو خَواھِی زِیسْتَن بَاآبْرُو | ذِکْرِ اُوْ کُنْ ذِکْرِ اُوْ کُنْ ذِکْرِ اُوْ

---

1 ...تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:152، جلد:2، صفحہ:72۔
2 ...بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ ویحذرکم اللہ نفسہ، صفحہ:1787، حدیث:7405.
3 ...رسالہ قشیریہ، صفحہ:256۔
4 ...ذوقِ نعت، صفحہ:18۔

ہَرْ گَدَا رَا ذِکْرِ اُوْ سُلْطَاں کُنَدْ	ذِکْرِ اُو بَس زَیْوَرِ اِیْمَاں بَوَد
ہَرْ کِہْ دِیْوَانَہ بَوَدْ دَرْ ذِکْرِ حَق	زِیْرِ پَائِش عَرْش وکُرسِی نہ طَبَق

مفہوم: باعِزّت زِندگی گُزارنا چاہتے ہو تو ذِکْرُ اللہ کرو! ذِکْرُ اللہ کرو! ذِکْرُ اللہ کرو! اللہ کا ذِکْر بھکاری کو بادشاہ بنا دیتا ہے، خلاصہ یہ کہ ذِکْرُ اللہ ایمان کا زیور ہے، جو اللہ کے ذِکْر میں دیوانہ ہو جائے، عرش و کرسی اور تمام طبقات اس کے زیرِ پا ہوتے ہیں۔

ذِکْرُ اللہ کی کثرت سُنّتِ مصطفےٰ ہے

اُمُّ المُؤمِنِین حضرت عائشہ صدیقہ، طیبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ عَنہا فرماتی ہیں: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہر وقت ذِکْرُ اللہ میں مَصرُوف رہتے تھے۔ (1)

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **سیرتِ مصطفےٰ** میں ہے: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ مبارکہ تھی کہ *•• اُٹھتے بیٹھتے *•• چلتے پھرتے *•• کھاتے پیتے *•• سوتے جاگتے *•• وُضو کرتے *•• نئے کپڑے پہنتے *•• سوار ہوتے *•• سواری سے اُترتے *•• سفر میں جاتے *•• سفر سے واپس ہوتے *•• مسجد میں آتے جاتے *•• آندھی، بارش، بجلی کڑکتے وقت غرض ہر وقت ذِکْرُ اللہ جاری رکھتے اور مختلف دُعائیں وِرْدِ زبان رہا کرتی تھیں *•• خوشی اور غمی کے اوقات میں *•• صبح سے شام تک کون سا ایسا موقع تھا کہ آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کوئی دُعا نہ پڑھتے *•• دِن ہی میں نہیں بلکہ رات کے سنّاٹوں میں بھی دُعا اور ذِکْرِ اِلٰہی میں مشغول رہتے *•• یہاں تک کہ بوقتِ وفات بھی آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک پر دُعا جارِی تھی۔ (2)

---

1 ... بخاری، کتابُ: الاذان، صفحہ: 221۔
2 ... سیرتِ مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ: 598 بتغیر قلیل۔

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! زبان کو ذِکْرُ اللہ سے تَر رکھنا، فضولیات سے بچتے ہوئے اللہ پاک کے ذِکْر میں مَصْرُوف رہنا بھی سُنّت ہے۔ اللہ پاک ہمیں باقِی سُنّتوں کے ساتھ ساتھ اس پیاری پیاری سُنّت کو اپنانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذِکْرُ اللہ کی کثرت کرنے والوں کی مختصر حکایات

الحمد للہ! ہمارے بزرگانِ دین (یعنی اللہ پاک کے نیک بندے) بھی کثرت سے اللہ پاک کا ذِکْر کیا کرتے تھے، مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مبارک انداز تھا کہ ذِکْرُ اللہ سُن کر یُوں جھومتے جیسے تیز ہوا سے درخت ہِلتا ہے اور یادِ اِلٰہی میں ان کے آنسو بہہ جایا کرتے تھے۔(1) صحابیٔ رسول حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے پاس ایک دھاگا تھا، اس میں آپ نے ایک ہزار گِرَہیں لگا رکھی تھیں، آپ اس وقت تک سوتے نہیں تھے، جب تک اس (تسبیح نما) دھاگے پر ذِکْرُ اللہ نہ کر لیتے۔ حضرت خالِد بن مَعْدان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تِلاوتِ قرآن کے ساتھ ساتھ دِن بھر میں 40 ہزار تسبیحات پڑھا کرتے تھے، جب آپ کا انتقال ہوا، آپ کو غسل دینے کے لئے تختے پر لٹایا گیا تو اُس وقت بھی آپ کی انگلیاں حرکت کر رہی تھیں (گویا آپ اس وقت بھی انگلیوں کے پوروں پر ذِکْرُ اللہ کر رہے تھے)۔ حضرت عمیر بن ہانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پُوچھا گیا، آپ کی زبان کبھی (ذِکْرُ اللہ سے) رُکتی ہی نہیں ہے، آپ روزانہ کتنی تسبیحات پڑھتے ہیں؟

---

1 ...جَامِعُ العُلُوْم والحِکَم، صفحہ: 455۔

فرمایا: 1 لاکھ۔[1]

حضرت ابوعبد الرحمٰن سُلَمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک وَلِیُّ اللہ تھے، وہ کثرت سے اللہ، اللہ پڑھا کرتے تھے، ایک مرتبہ اُن کے سَر پر کوئی چیز لگی، سَر سے خُون بہنے لگا، سُبْحٰنَ اللہ! ان کا خُون زمین پر گِرا تو اس سے اللہ لکھا گیا۔[2]

اللہ پاک ہمیں بھی کثرت سے ذِکْرُ اللہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے | بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضُول[3]

ذِکْرُ اللہ کی عادَت کیسے بنائیں؟

ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: یااللہ پاک! میں ایسی عبادت کرنا چاہتا ہوں، جس میں بہت مشقت اُٹھانی پڑے۔ اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! بلند آواز سے میرا ذِکْر کیا کرو۔

اب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تو اللہ پاک کے نبی ہیں، آپ نے جب اللہ پاک کا ذِکْر کیا تو مشقت تو کیا ہونی تھی، آپ کو بہت لُطف آیا، آپ نے دوسرے دِن ذِکْر کیا تو پہلے دِن سے بھی زیادہ لذّت ملی، یونہی جُوں جُوں آپ ذِکْر کرتے رہے، لذّت میں اِضافہ ہی ہوتا رہا، آپ نے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: یااللہ پاک! میں تو ایسی عِبادت چاہتا تھا جس میں بہت مشقت اُٹھانی پڑے، تیرے ذِکْر میں تو بہت لُطف ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا: موسیٰ! یہ

---

1 ...جَامِعُ العُلُوْم والحِکَم، صفحہ: 453، 454۔
2 ...رسالہ قشیریہ، صفحہ: 260۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 243۔

تو آپ پر میری مہربانی ہے کہ آپ کو میرے ذِکر میں لذّت آتی ہے، ورنہ فِرعَون کو دیکھئے! اس نے اپنا تاج و تخت، قُوّت و سلطنت سب برباد کر لیا، دریا میں غرق ہو جانا تو منظور کر لیا مگر ایک مرتبہ بھی میرا نام اپنی زبان پر لانا گوارا نہ کیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا ذِکرُ اللہ کے فضائل بہت ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ ذِکرُ اللہ مَشَقّت بھری عبادت بھی ہے، اگر ہم ذِکرُ اللہ کی عادَت اپنانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ہمیں بہت کچھ چھوڑنا بھی پڑے گا ✲ فضُول گوئی سے زبان کو روکنا ہو گا ✲ بُری صحبت بھی چھوڑنی پڑے گی ✲ جو لوگ پان، گٹکا وغیرہ کھاتے ہیں، انہیں پان گٹکے سے چھٹکارا حاصِل کرنا پڑے گا ✲ سوشل میڈیا کا استعمال صرف و صرف ضرورت کے لئے کرنا پڑے گا، ایسی سب فضُولیات کی قربانی دیں گے، تب ہی تو ذِکرُ اللہ کی طرف تَوَجُّہ رہے گی، پھر ہی کہیں جا کر ہمیشہ ذِکر و فِکر میں مشغول رہ پائیں گے۔

الحمد للہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نیکیوں کا بے مثال جذبہ رکھتے ہیں، ایک مرتبہ آپ عمامہ شریف باندھ رہے تھے، اس دوران آپ کے مبارک لبوں کو حرکت ہو رہی تھی، پوچھنے پر فرمایا: میں **اللہ، اللہ** پڑھ رہا ہوں، تاکہ عمامہ باندھنے کے ساتھ ساتھ ذِکرُ اللہ بھی ہوتا رہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک مرتبہ مدنی مذاکرے میں فرمایا: پان اینٹی ذِکر و درود ہے (یعنی پان منہ میں رکھ کر ذِکر نہیں ہو پاتا)، اس لئے میں پان نہیں کھاتا۔

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کے نیک بندوں کی نرالی ہی ادائیں ہوتی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں

---

1 ... سبع سنابل، صفحہ: 260۔

بھی توفیق بخشے، ہم فضولیات سے بچیں، زبان کو فضول گوئی سے بچائیں، پان وغیرہ کی عادَت ہے تو اس سے چھٹکارا پائیں اور ہر وقت ذِکرُ اللہ میں مَصرُوف رہنے کی عادت اپنالیں۔

ذِکرُ اللہ کی کثرت کے لئے

عَلّامہ ابنِ رجب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دِن کا اکثر حِصّہ ذِکرُ اللہ کرتے ہوئے گزارنے کا بہت پیارا نسخہ دیا ہے، آیئے! اس کا خُلاصہ سنتے ہیں:

❁ دِن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، یقیناً نماز بھی ذِکرُ اللہ ہی ہے، لہٰذا پانچوں نمازیں، اَوَّل آخر کی سُنّتوں اور نوافِل کے ساتھ ادا کریں، اس سے ہمارے ڈیڑھ سے 2 گھنٹے ذِکرُ اللہ میں گزریں گے ❁ ان پانچوں نمازوں میں 3 نمازیں وہ ہیں، جن کے درمیان کا وقفہ کافِی زیادہ ہے، عِشَا سے فجر کے درمیان کافی وقت ہے، اسی طرح فجر سے ظہر تک کافِی وقت بچتا ہے، لہٰذا عِشَا اور فجر کے درمیان کچھ نوافِل کی عادَت بنائیں، زہے نصیب! رات کو سونے سے پہلے بھی کچھ نہ کچھ نوافِل ادا کرلئے جائیں اور کاش! تہجد کی عادَت بن جائے، یونہی فجر اور ظہر کے درمیان اشراق وچاشت کے نوافِل ہیں، یہ نوافِل بھی پابندی سے ادا کئے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اَور کام کریں، وہ یہ کہ ہر نماز کے بعد کچھ نہ کچھ ذِکرُ اللہ کی عادَت بنالی جائے، مثلاً ہر نماز کے بعد تسبیحِ فاطمہ (یعنی 33 مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر) پڑھ لیں، سورۂ اِخلاص پڑھیں، آیۃُ الکُرسی پڑھ لیں، زہے نصیب! ہر نماز کے بعد کم از کم 1 سو مرتبہ درودِ پاک پڑھنے کی عادت بنالی جائے۔ یونہی دِن کا کم و بیش ایک چوتھائی حِصّہ ذِکرُ اللہ میں گزرے گا ❁ دِن اور رات میں 2 وقت بہت اہم ہیں، ایک فجر کے بعد کا وقت، دوسرا عصر کے بعد کا وقت،

اللہ پاک نے اس وقت ذِکر کرنے کی خاص تاکید فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَاۚ (پارہ:16، سورۂ طٰہٰ:130)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔

لہٰذا ان 2 وقتوں میں خصوصیت کے ساتھ کچھ ذِکر و اَذْکار مقرر کر لئے جائیں، مثلاً تِلاوتِ قرآن کی عادت بنالی جائے، چاہیں تو اپنے پیر صاحِب کا عطا کردہ شجرہ شریف اور کچھ اوراد و وَظائِف پڑھ لیجئے ❁ اسی طرح مغرب اور عشاء کے درمیان کا وقت بھی بہت قیمتی ہے، اس وقت ذِکر کرنا، نماز پڑھنا مستحب ہے، لہٰذا مغرب کے بعد اَوَّابین کے نوافِل ادا کیجئے ❁ اسی طرح رات کو وُضو کر کے سوئیں، بستر پر آنے سے پہلے یا بستر پر لیٹ کر ہی کچھ دیر ذِکرُ اللہ کر لیں، تسبیحِ فاطمہ پڑھ لیں، سورۂ اِخلاص پڑھ لیں، سورۂ فاتحہ اور آیۃُ الکُرسی پڑھ لیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو بندہ وُضو کر کے بستر پر لیٹے، اللہ پاک کا ذِکر کرتا رہے، کرتا رہے، یہاں تک کہ نیند آجائے، رات میں جب بھی کوئی دُعا مانگے، اللہ پاک اس کی دُعا قبول فرمائے گا ❁ پھر جب نیند سے جاگے تو دُعا پڑھے ❁ اسی طرح دِن اور رات میں کئے جانے والے مختلف کاموں مثلاً گھر میں آنے جانے، کھانا کھانے، کپڑے پہننے وغیرہ کی دُعائیں یاد کر لیں، انہیں پڑھتے بھی رہیں۔

علّامہ اِبنِ رجب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جو بندہ یہ عادَت بنالے، اس کا شُمار ذِکرُ اللہ سے زبان تَر رکھنے والوں میں ہو گا۔ (1)

---

1 …جَامِعُ العُلُوْمِ والحِکَم، صفحہ:457تا460ملتقطاً۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اعمال

اے عاشقانِ رسول! نیکیوں کی حِرص پانے، گُناہوں سے بچنے اور ذِکْرُ اللہ کی عادت بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! دین و دُنیا کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔

ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **نیک اعمال** بھی ہے۔ اَلحمدُ للہ! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نہ صرف اپنے مُریدین کو بلکہ دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کو، اسلامی بہنوں کو، جامعۃ المدینہ و مدرسۃ المدینہ میں پڑھنے والوں اور والیوں کو، اسپیشل پرسنز (یعنی گونگے، بہرے اور نابینا افراد) کو، حج و عمرہ کی سعادت پانے والے خوش نصیبوں کو، یہاں تک کہ جیل کے قیدیوں کو بھی اپنی اِصْلاح کے لئے بہترین نسخہ دیا ہے اور وہ ہے: **رسالہ نیک اَعْمال۔** آپ بھی جیبی سائز کا یہ مختصر رِسالہ مکتبۃ المدینہ سے خرید یئے، اسے پڑھیئے، اس کے مُطابق زِندگی گزاریئے اور روزانہ اپنے اَعْمَال کا جائزہ لیجئے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوب صُورت ہو جائے گا۔

مدنی بہار

کراچی کے علاقے نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: علاقے کی مسجد میں امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے (یعنی سمجھاتے) ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو نیک اعمال کا رسالہ تحفے میں

دِیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے، بس نیک اعمال رسالہ ان کی زندگی میں انقلاب لے آیا اس کی برکت سے الحمد للہ! ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضر ہوگئے اور اب 5 وقت کے نمازی بَن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور **نیک اعمال کا رسالہ** بھی پُر کرتے ہیں۔[1]

تُو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِّ لَم یَزَل | ”مَدنی اِنعامات“ پر کرتا ہے جو کوئی عمل

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مدنی انعامات کو اب نیک اَعْمال کہا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے روزے سے متعلق چند مدنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔

روزہ نہ توڑنے والی چیزیں

اے عاشقانِ رسول! بھول کر کھایا، پیا یا جماع کیا روزہ فاسد نہ ہوا، خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفل ❁ روزہ یاد ہونے کے باوجود بھی مکھی یا غبار یا دُھواں حلق میں چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ❁ خواہ غبار آٹے کا ہو جو چکی پیسنے یا آٹا چھاننے میں اُڑتا ہے یا غلے (یعنی اناج) کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اُڑی یا جانوروں کے کھر یا ٹاپ سے ❁ اسی طرح بس یا کار کا دُھواں یا اُن سے غبار اُڑ کر حلق میں پہنچا اگرچِہ روزہ دار ہونا یاد تھا، روزہ نہیں جائے گا ❁ اگر بتی سلگ رہی ہے اور اُس کا دُھواں ناک میں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں لوبان یا اگر بتی سلگ

---

1 ... جنت کے طلب گاروں کے لئے مدنی گلدستہ، صفحہ:14۔

رہی ہو اور روزہ یاد ہونے کے باوجود منہ قریب لے جاکر اُس کا دُھواں ناک سے کھینچا تو روزہ فاسد ہو جائے گا ❁ غسل کیا اور پانی کی خنکی (خُ۔نُ۔کی یعنی ٹھنڈک) اندر محسوس ہوئی جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا ❁ کلی کی اور پانی بالکل پھینک دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھی تھوک کے ساتھ اِسے نگل لیا، روزہ نہیں ٹوٹا ❁ دوا کوٹی اور حلق میں اِس کا مزا محسوس ہوا روزہ نہیں ٹوٹا ❁ کان میں پانی چلا گیا جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا بلکہ خود پانی ڈالا جب بھی نہ ٹوٹا، البتّہ کان کا پردہ پھٹا ہوا ہو تو کان میں (قَصداً) پانی ڈالنے سے حلق کے نیچے چلا جائے گا اور روزہ ٹوٹ جائے گا ❁ تھوک یا بلغم منہ میں آیا پھر اُسے نِگل گیا تو روزہ نہ گیا ❁ مکھی حلق میں چلی گئی روزہ نہ گیا اور قَصداً (یعنی جان بوجھ کر) نگلی تو چلا گیا۔[1]

ماہِ رمضان کے فضائل اور روزے سے متعلق تفصیلی اَحکام و مسائل جاننے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **فیضانِ رمضان** پڑھ لیجئے! اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

❁1❁ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

1 ... فیضانِ رمضان، صفحہ: 135-136۔

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ:151، خلاصۃً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ:65۔
3 ...قَوْلُ الْبَدِیْع، باب ثانی، صفحہ:277۔

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہِمُ الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[4]

---

1 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
2 ...قَوْلُ البَدِیع، بابِ اَوَّل، صفحہ: 125۔
3 ...التَّرغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
4 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَۃ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

﴾2﴿ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔[1]

(1)... تاریخ ابنِ عساکر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔